کامیابی ڈائجسٹ

مدیر اعلا سید عرفان احمد

IMPOSSIBLE
IS NOTHING
IS NOT A DECLARATION
IT'S AN OPINION
IS POTENTIAL
IS TEMPORARY
IT'S A DARE
IS NOT A FACT

اندرونی صفحات پر

محمد علی کلے

عظیم باکسر کی عظیم زندگی

کلے کی اپنی بیٹی کو ایمان افروز نصیحت

مدیر اعلا: سید عرفان احمد کامیابی

ڈائجسٹ
کامیابی

وٹسیپ گروپ میں شمولیت کیلئے اس نمبر پر رابطہ کیجیے

+92 301 242 7766

Facebook Page
FB/kamyaby

Scribd Address
Irfan.kamyaby

eMail
kamyaby.pk@yahoo.com

Websites
HappyPakistan.club
kamyaby.org

جملہ حقوق بہ حق ادارہ ”کامیابی ڈائجسٹ“ محفوظ ہیں

ڈائجسٹ کامیابی
قیمت
300 روپے
سالانہ

☆ سالانہ/مستقل خریداری میں چھے کتابوں کی قیمت شامل ہے۔
☆ وی پی سے معذرت۔

فون 0311-242-77-66 زونگ
0335-242-77-66 یوفون
وٹسیپ 0301-242-77-66 جازکیش

☆ دفتری اوقات: صبح 9 بجے سے 5 بجے (پیر تا جمعہ)
☆ sms نہ کریں؛ جواب نہیں دیا جائے گا!
☆ ترسیل زر کیلیے ایزی پیسہ، جازکیش یا میزان بینک اکاؤنٹ میں رقم جمع کرائیے۔ مزید معلومات کیلیے دفتری اوقات میں فون کیجیے

پبلشر: سید عرفان احمد
پرنٹر: قریشی آرٹ پریس، ناظم آباد نمبر 3، کراچی

فہرست مضامین

عنوان	مصنف	صفحہ
کامیابی کے اسلامی نکتے	سید عرفان احمد	4
محمد علی کلے	ادارہ	6
محمد علی کلے کی اپنی بیٹی کو نصیحت	ہانا علی	9
غیرت مند پارٹنر	جاوید چودھری	11
محبت عمل کا نام ہے	اسٹیفن آر کوی	17
ویڈیو ایڈیٹنگ میں کیریر کے ذرائع	عمران شہزاد	21
دولت مند لوگوں کے دس روزانہ کام	لیوس ہوز	26
صرف تیرہ منٹ	ربیکا پیریڈز	31

آپ کے مسائل کو
ہم بہتر
جانتے ہیں
kamyaby

Life
COACHING
can change
your life!

to book your life coach, call...

Syed Irfan Ahmed

Chief editor Kamyaby Digest
Licensed NLPer, Certified Hypnotherapist,
Certified Life Coach, Motivational Speaker

Life challenges **Money** Transformation
Memory Stress Mang. Life coaching **Time Mang.**
Teen`s Health Issues Hypnotherapy *Vision & Mission*
Fear & phobia NLP Self-Confidence
Relaxation Money & Prosperity **Solution** *Failure*
Office Politics *achievements*
Anxiety
Relations **FOCUS** Education Mistakes
Procrastination **good job**
happiness Parenting Suicidal thoughts Mentoring **Leadership**
Business Startup Marriage & Beyond **workload**
Depression **problem**
Positive thinking
EFT *Mindfulness* Sex Addiction Exam success
change Affirmations Emotional Intelligence EQ
Public speaking *Motivation* Career direction

Contact on +92-301-242-7766

https://happypakistan.club/coaching

اپنی زندگی کے تمام شعبوں مثلاً ذہنی، جسمانی، تعلیمی، معاشی، معاشرتی، سماجی، صحی، خاندانی، ازدواجی، کرداری، روحانی، جذباتی، دفتری، کاروباری مسائل اور مشکلات کے حل کیلئے سید عرفان سے بلا تکلف رابطہ فرمائیے!

کامیابی کے اسلامی نکتے

کوہِ صفا پر رسول اللہ کا اعلانِ عام

خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغِ اسلام کا عام اعلان صفا نامی پہاڑی پر کھڑے ہو کر کیا۔ یہ واقعہ سیرت کی مستند کتابوں میں موجود ہے۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں علامہ شبلی نعمانی اس واقعے کو ان الفاظ سے بیان کرتے ہیں:

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہِ صفا پر چڑھ کر پکارا، یا معشر القریش! لوگ جمع ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''اگر میں تمھیں کہوں کہ پہاڑ کے عقب سے ایک لشکر آ رہا ہے تو تم کو یقین آئے گا؟''

سب نے کہا، ''ہاں! کیوں کہ تم کو ہمیشہ سے ہم نے سچ بولتے دیکھا ہے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''تو میں یہ کہتا ہوں کہ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو تم پر عذاب شدید نازل ہوگا۔'' (صحیح بخاری، جلد ۲، صفحہ نمبر ۷۰۲)

اس واقعے میں ہمارے زیرِ بحث دو نکات ہیں:

اول: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پوچھنا کہ ''اگر میں تمھیں یہ کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے سے ایک لشکر آ رہا ہے...''

دوم: قریش کا یہ کہنا کہ ''...کیوں کہ تم کو ہمیشہ سے ہم نے سچ بولتے دیکھا ہے۔''

پہلا نکتہ

اس واقعے میں ایک لائف کوچ ماہر اینلپر کی حیثیت سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت بڑی حکمت عملی پوشیدہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس واقع کی طرف اشارہ

کیا، وہ ایک منفی واقعہ اور خطرناک واقعہ ہے۔ اور خطرناک بھی حد سے زیادہ، کیوں کہ کس قوم یا ملک پر حملہ اس کے لیے زندگی کا سب سے خطرناک واقعہ ہوتا ہے۔ ہم پاکستان میں چند بار اس کا تجربہ کر چکے ہیں۔ آخری بار پرویز مشرف کے دورِ حکومت میں جب یہ بات عام ہوگئی تھی کہ انڈیا نے اپنی فوجیں پاکستانی سرحد پر لا کھڑی کی ہیں اور اب وہ پاکستان پر حملہ کرنے کو تیار ہے تو پاکستان میں رہنے والے باسیوں کی زندگی کے تمام ہی شعبے شدید ترین متاثر تھے۔ لوگوں کے ذہنوں میں طرح طرح کے سوالات و خدشات جنم لے رہے تھے۔ مثلاً

- جنگ چھڑ گئی (خدانخواستہ) تو کیا ہوگا؟
- جنگ کتنا عرصہ جاری رہے گی؟
- کن کن علاقوں میں ہوگی؟
- کیا ہمارا علاقہ بھی اس کی زد میں آئے گا؟
- روزمرہ زندگی کے معمولات کا کیا ہوگا؟
- کاروبار اور ملازمت کا کیا بنے گا؟
- میں اور میرا گھر بار تو برباد نہیں ہو جائے گا؟
- کتنے لوگ ہلاک اور زخمی ہوں گے؟
- غذا اور دیگر اشیائے ضروریہ کی قلت تو نہیں ہو جائے گی؟
- لوگ کے تو مرنے نہیں لگیں گے؟

اگر اسکول بند ہو گئے تو بچوں کی تعلیم کتنی متاثر ہوگی؟

(یہ مضمون ابھی جاری ہے۔ مزید اگلے کامیابی ڈائجسٹ میں ملاحظہ فرمائیے۔)

محمد علی کلے

بستر مرگ پر محمد علی کلے کی حیران کن کیفیت جو شاید اس سے پہلے اُردو میڈیا میں آپ کے سامنے نہیں آئی

بستر مرگ پر محمد علی کلے کے آخری لمحات تھے۔ اس کا پورا بدن ساکت ہو چکا تھا، لیکن اس کا دِل دھڑک رہا تھا۔ تیس منٹ تک اس کا دل... جی صرف دل... دھڑکتا رہا۔ عموماً وقت مرگ ایسا نہیں ہوتا۔ محمد علی کلے کا انتقال تین جون 2016ء کو ہوا۔

محمد علی کلے کی وجہ شہرت

کلے کی وجہ شہرت اس کی باکسنگ تھی۔ وہ ہیوی ویٹ باکسنگ کا چیمپین تھا اور بیسویں صدی کے عظیم کھلاڑیوں میں شمار کیا جاتا تھا۔ اس نے بین الاقوامی ہیوی ویٹ اولمپک کا گولڈ میڈل تین مرتبہ جیتا جو خود ایک ریکارڈ ہے۔ وہ اپنے اکیس سالہ پروفیشنل کیریر میں چھپن مرتبہ جیتا۔

محمد علی کلے کی ابتدائی زندگی

محمد علی کلے کا اصل نام کاشیئس مارسیلس کلے جونیئر تھا۔ وہ سترہ جنوری 1942ء کو لوئ ویلا، کینٹکی میں پیدا ہوا۔ وہ ابھی بارہ سال کا تھا کہ اس کی سائیکل کسی لڑکے نے چوری کرلی۔ وہ مقامی تھانے کے پولیس افسر مارٹن کے پاس شکایت لے کر گیا تو اس نے کلے سے کہا کہ پہلے تم لڑنا سیکھو، پھر یہ فیصلہ کرنا کہ تمہیں کسی برے سے بدلہ لینا ہے۔ مارٹن خود

بھی باکسنگ کا ٹرینر تھا۔ وہ کلے کو اپنے ساتھ باکسنگ کلب میں لے گیا اور وہاں اس نے باکسنگ کی تربیت لینا شروع کی۔

اٹھارہ برس کی عمر تک کلے دو قومی گولڈن گلوز ٹائٹل جیت چکا تھا۔ جبکہ کل مقابلوں میں سے آٹھ ہارے اور سو جیتے تھے۔ گریجویشن کے بعد وہ انیس سو ساٹھ کے اولمپکس میں شرکت کیلئے روم گیا اور وہاں لائٹ ہیوی ویٹ گولڈ میڈل جیتا۔

پہلا پروفیشنل باکسنگ ٹائٹل انتیس ستمبر 1960ء میں جیتا۔ انیس لڑائیوں میں جن میں سے پندرہ ناک آؤٹ تھے، کلے نے پہلا ٹائٹل شاٹ پچیس فروری 1964ء کو ہیوی ویٹ چیمپین سونی لسٹن کے خلاف جیتا۔ یہ اس کی غیر معمولی کامیابی تھی۔

کلے کا قبول اسلام

محمد علی کلے نے پچیس فروری کے مذکورہ مقابلے کے بعد پریس کانفرنس کرتے ہوئے اپنے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا۔ چھے مارچ 1964ء کو اس نے اپنا نام شیئس مارسیلس کلے جونیئر سے بدل کر محمد علی کلے رکھنے کا باقاعدہ اعلان کیا۔ اس مقابلے کے بعد اس نے مزید آٹھ مرتبہ اپنے ٹائٹل کا دفاع کیا۔

جنگ سے انکار اور کلے پر پابندی اور سزا

اسی دوران ویت نام کی جنگ شروع ہوگئی۔ امریکی حکومت کے اعلان کے مطابق، محمد علی کلے سے بھی کہا گیا کہ وہ ویت نام کی جنگ میں امریکا کی طرف سے لڑے۔ لیکن کلے نے یہ کہہ کر معذرت کرلی کہ اس کا مذہب اسے اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ اس انکار پر اسے گرفتار کرلیا گیا اور پھر نیو یارک اسٹیٹ ایتھلیٹ کمیشن نے فوری طور پر اس کا

باکسنگ لائسنس منسوخ کر دیا اور اس کی ہیوی ویٹ بیلٹ بھی اس سے لے لی گئی۔

کلے اپنے عزائم کا پکا تھا۔ اس نے ان چھوٹی چھوٹی پابندیوں اور سزاؤں کی پروا نہیں کی اور بہ بانگ دہل مجمعوں میں ویت نام میں امریکی اقدامات کے خلاف بولتا رہا۔ بلاشبہ عوام میں اس کی پذیرائی تھی اور لوگ اس پر جان چھڑکتے تھے۔

رنگ میں واپسی

کلے پر عائد پابندیاں تین سال بعد ہٹالی گئیں اور تینتالیس ماہ بعد کلے ایک مرتبہ پھر چھبیس اکتوبر 1970ء کو رِنگ میں مقابلے کیلئے موجود تھا۔ اس مرتبہ اس نے جیری کویری کو تیسرے ہی راؤنڈ میں ناک آؤٹ کر دیا۔ مارچ آٹھ 1971ء کو کلے کو اپنا ہیوی ویٹ ٹائٹل دوبارہ جیتنے کا موقع ملا۔ یہ ٹائٹل جیتنے کیلئے جو فریزیر کو ہرانا تھا۔ یہ مقابلہ اتنا سخت تھا کہ اسے ‘‘بیسیوں صدی کا مقابلہ’’ قرار دیا گیا۔ فریزیر نے کلے کو پوائنٹس کی بنیاد پر ہرادیا۔

انیس سو تہتر میں کین نارٹران سے مقابلے کے دوران کلے کا جبڑا ٹوٹ گیا جس کی وجہ سے اسے شکست ہوئی، ورنہ کلے بہ ظاہر یہ مقابلہ جیت رہا تھا۔

اس مقابلے کے بعد کلے نے اگلے دس مقابلے جیتے۔ انیس سو پچھتر میں محمد علی کلے کا ایک اور مقابلہ فریزیر سے ہوا جس میں کلے اور فریزیر چودہ راؤنڈ تک لڑتے رہے، لیکن فیصلہ نہ ہوسکا۔ چودھویں راؤنڈ میں فریزیر کے کوچ نے تولیہ پھینک کر اس لڑائی میں فریزیر کی شکست کو تسلیم کرلیا اور کلے بہت ہی سخت لڑائی کے بعد یہ مقابلہ جیت گیا۔

اس کے علاوہ محمد علی کلے کی کئی لڑائیاں مختلف ماہر مکابازوں سے ہوتی رہیں۔ ان میں سخت مقابلے ہوتے تھے اور کبھی کلے تو کبھی مقابل جیت جاتا تھا۔

کلے نے اپنی زندگی کا سب سے آخری مقابلہ گیارہ دسمبر انیس سو اکیاسی کو کیا۔ اپنے پورے کیریر کے دوران انھوں نے لگ بھگ دو لاکھ مکے مارے۔

محمد علی کلے کی اپنی بیٹی کو نصیحت

جو ہر غیرت مند باپ کو اپنی بیٹی کو کرنی چاہیے

محمد علی کلے کی بیٹی ہانا اپنے والد سے خاصے عرصے بعد ملنے آئی تو اُس وقت وہ کچھ نامناسب لباس پہنے ہوئی تھی۔ ہانا نے اس ملاقات کو ایک جگہ بیان کیا ہے:

جب میں اور میری بہن لیلیٰ اپنے گھر پہنچے تو ہمارے والد نے بڑی گرم جوشی سے ہمارا استقبال کیا۔ وہ ہماری آمد سے پہلے ہی دروازے کے پیچھے چھپے ہوئے ہمیں ڈرانے کیلئے ہمارا انتظار کر رہے تھے۔ جب ہم گھر پہنچے تو انھوں نے ہم دونوں کو پیار کیا اور گلے لگایا۔ ہمارے والد نے ہمیں دیکھا۔ پھر وہ اپنی جگہ بیٹھ گئے اور اس کے بعد انھوں نے ہم سے جو کچھ کہا، میں اسے کبھی نہیں بھول سکتی۔ انھوں نے مجھے دیکھتے ہوئے کہا، ’’ہانا، اللہ نے اس دنیا میں جو قیمتی شے بھی بنائی ہے، اسے چھپا دیا ہے اور اس کا حصول مشکل کر دیا ہے۔ ذرا بتاؤ، ہیرا کہاں سے ملتا ہے؟ زمین کی گہرائی میں چھپا ہوا اور محفوظ۔ موتی کہاں پائے جاتے ہیں؟ سمندر کی گہرائی میں چھپے ہوئے اور محفوظ۔ سونا کہاں سے ملتا ہے؟ پہاڑ کی سخت تہہ در تہہ پتھروں سے بنی کانوں میں، جسے حاصل کرنے کیلئے بڑی سخت محنت کرنا پڑتی ہے۔‘‘

انھوں نے مجھے دوبارہ سنجیدگی سے دیکھا، اور بولے:

”تمہارا جسم بھی بہت قیمتی ہے۔ تم ہیروں اور موتیوں سے زیادہ قیمتی ہو۔ تمہیں بھی اس کو چھپا کر رکھنا چاہیے۔“

(یہ واقعہ محمد علی کلے کی بیٹی کی کتاب **More Than a Hero: Muhammad Ali`s Life Lessons Presented through His Daughter`s Eye** سے لیا گیا ہے۔)

J. کی غیر معمولی کامیابی کا سب سے بڑا راز

غیرت مند پارٹنر

جاوید چودھری

عبدالحامد خان کراچی پرل کانٹینینٹل میں ملازم تھے۔ تنخواہ اچھی تھی، لیکن وہ مال دار نہیں تھے۔ تین بچے تھے۔ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں۔ صاحبزادے کا نام سہیل خان تھا۔ سہیل خان نے 1984ء میں بی کام کیا اور یہ کراچی کی ایک گارمنٹس فیکٹری میں ملازم ہو گئے۔ یہ وہاں تین سال کام کرتے رہے۔ سہیل خان نے نوکری کے دوران اپنا بزنس شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔ نوکری کو خیر باد کہا۔ پچاس ہزار روپے اکٹھے کیے۔ نو سلائی مشینیں خریدیں اور یو اینڈ آئی کے نام سے گارمنٹس کا چھوٹا سا یونٹ لگا لیا۔

اللہ تعالیٰ نے اُن کا ہاتھ پکڑ لیا اور یہ کامیاب ہونے لگے۔ یورپ اور امریکا کی گارمنٹس کمپنیاں اس وقت پاکستان سے ڈینم پینٹس بنواتی تھیں۔ سہیل خان نے ڈینم پینٹس بنانی شروع کر دیں اور یہ آہستہ آہستہ ملک کے بڑے ایکسپورٹرز میں بھی شمار ہونے لگے۔ سہیل خان نے 1990ء میں والد عبدالحامد خان اور خاندان کے دوسرے لوگوں کو بھی کاروبار میں شامل کر لیا۔ یہ ترقی کے زینے چڑھتے چلے گئے۔ یہ 2000ء میں تبلیغی جماعت میں شامل ہو گئے اور یہ مولانا طارق جمیل کے ساتھ چلے بھی لگانے لگے۔

جنید جمشید بھی اس وقت تازہ تازہ مولانا کے حلقے میں شامل ہوئے تھے۔ وہ بھی چلے

پر جاتے رہتے تھے۔ یہ دونوں تبلیغ کرنے کے اس دَور میں ایک دوسرے کے دوست بن گئے۔ جنید جمشید نے اس زمانے میں اپنے نام سے گارمنٹس کا ایک برانڈ بنایا اور وہ برانڈ کُرتا کارنر کے حوالے کردیا۔ جنید جمشید ملک کا بڑا نام تھے، لیکن ان کا برانڈ مار کھا گیا۔ وہ مارکیٹ میں جگہ نہ بنا سکا۔ جنید جمشید مذہب کی طرف راغب ہورہے تھے۔ وہ موسیقی چھوڑ کر اپنی باقی زندگی اللہ کے نام وقف کرنا چاہتے تھے، مگر وہ روزگار کے خدشات کا شکار تھے۔ وہ گانا گانے کے سوا کچھ نہیں جانتے تھے۔

وہ سمجھتے تھے، ”میں نے جس دن گانا چھوڑ دیا، میں اس دن سڑک پر آ جاؤں گا۔“ اور ان کا یہ خدشہ غلط بھی نہیں تھا۔ جنید جمشید نے 2002ء میں شعیب منصور کے ساتھ مل کر پیپسی کیلئے نیا البم بنانا تھا۔ پیپسی کے ساتھ کروڑوں روپے کا کانٹریکٹ ہو چکا تھا۔ وہ مختلف فورمز پر گانا گانے کے پیسے بھی وصول کر چکے تھے، مگر انھوں نے جوں ہی داڑھی بڑھائی اور گانا گانے سے انکار کیا، ان کے سارے کانٹریکٹ منسوخ ہو گئے اور وہ ایک ہی رات میں عرش سے فرش پر آ گئے۔ بچے مہنگے اسکولوں میں پڑھتے تھے، وہ بچوں کو اسکول سے اٹھانے پر مجبور ہو گئے اور گھر کے اخراجات پورے کرنا بھی مشکل ہو گیا۔

جنید جمشید کے بہ قول، ”میرے پاس اس زمانے میں والدہ کی دوا کیلئے سو روپے بھی نہیں تھے۔“ ان برے حالات میں سہیل خان ان کیلئے غیبی مدد ثابت ہوئے۔ جنید جمشید نے ایک دن مشورے کیلئے ان سے رابطہ کیا، لنچ پر ملاقات طے ہو گئی۔ جنید جمشید چھوٹی سی لیبل مشین لگانا چاہتے تھے۔ ان کی خواہش تھی، وہ لیبل مشین لگائیں اور سہیل خان اپنے لیبلز کا ٹھیکا انھیں دے دیں۔ سہیل خان نے بات سننے کے بعد جواب دیا، ”جنید بھائی ہم تیس پیسے کے حساب سے لیبل خریدتے ہیں، یہ کام آپ کے شایان شان نہیں ہوگا۔ آپ کو دو تین ہزار روپے کے آرڈرز کیلئے لوگوں کے دفتروں کے چکر لگانا پڑیں گے۔ آپ اس کے

بجائے کوئی بڑا کام کریں۔“

یہ بات جنید جمشید کے دل کو لگی۔ انھوں نے اپنے برانڈ پر توجہ دینے کا فیصلہ کیا، مگر ان کے پاس سرمایہ نہیں تھا۔ چنانچہ انھوں نے سہیل خان کو پارٹنر شپ کی پیش کش کر دی۔ سہیل خان مان گیا اور یوں جنید جمشید نے گارمنٹس کا کام شروع کر دیا۔ سہیل خان نے طارق روڈ، گلشن اقبال اور حیدری میں تین دکانیں خریدیں۔ اپنی فیکٹری کے اندر جنید جمشید کے نام کا ایک کارنر بنایا اور کام شروع کر دیا، مگر برانڈ اس کے باوجود کامیاب نہ ہو سکا۔ جنید جمشید مایوس ہو کر گانے کی طرف واپس چلے گئے۔

داڑھی بھی صاف کرا دی اور اپنے پرانے معاہدے بھی تازہ کر لیے۔ یہ تبدیلی سہیل خان اور جنید جمشید کے معاہدے میں رکاوٹ بن گئی۔ کام تقریباً بند ہو گیا، لیکن جنید جمشید جلد ہی واپس آ گئے۔ کام دوبارہ شروع ہو گیا۔ سہیل خان نے یہ برانڈ اپنے بہنوئی محمود خان کی نگرانی میں دے دیا۔ لیکن وہ بھی یہ کام نہ چلا سکے۔ برانڈ بری طرح پٹ گیا۔ جنید جمشید کا مالی بحران بڑھ گیا لیکن پھر ایک عجیب واقعہ پیش آیا اور جنید جمشید کا برانڈ تیزی سے ترقی کرنے لگا۔ کیسے؟ ہم اب اس طرف آتے ہیں۔

سہیل خان اور جنید جمشید مشکل دور میں مشورے کیلئے مولانا تقی عثمانی کے پاس چلے گئے۔ مولانا نے دونوں کی بات سنی اور فرمایا، ”میں تم دونوں کو کامیابی کا گُر بتا دیتا ہوں۔ آپ اس گُر کو پلے باندھ لو، تمہارا مسئلہ حل ہو جائے گا۔“ یہ دونوں مولانا صاحب کی بات غور سے سننے لگے۔ مولانا نے فرمایا، ”تم دو پارٹنر ہو۔ تم آج سے اللہ تعالیٰ کو اپنا تیسرا پارٹنر بنا لو، تم کامیاب ہو جاؤ گے۔“ یہ بات دونوں کے دل کو لگی۔ یہ دونوں باہر نکلے اور ایک نیا کانٹریکٹ ڈیزائن کیا۔

جے ڈاٹ میں سہیل خان، جنید جمشید اور اللہ تعالیٰ تین پارٹنر ہو گئے اور یہ دونوں

نہایت ایمانداری سے اپنے منافع کا تیسرا حصہ اللہ تعالیٰ کے اکاؤنٹ میں جمع کرانے لگے۔ بس یہ اکاؤنٹ کھلنے اور تیسرے پارٹنر کی شمولیت کی دیر تھی، ملبوسات کے ناکام برانڈ کو پہیے لگ گئے۔ یہ دیکھتے ہی دیکھتے ملک کے کامیاب ترین برانڈز میں شامل ہوگیا۔ یہ لوگ شروع میں اپنے منافع کا تیسرا حصہ اللہ تعالیٰ کو دیتے تھے لیکن جب اللہ تعالیٰ کی پارٹنر شپ کا نتیجہ سامنے آنے لگا تو یہ لوگ اپنی سیل کا تیسرا حصہ اللہ تعالیٰ کے اکاؤنٹ میں جمع کرانے لگے۔

یہ لوگ اپنے آؤٹ لیٹس سے جو کماتے تھے یہ اس کا تیسرا حصہ چپ چاپ اللہ تعالیٰ کے نام وقف کر دیتے تھے۔ اس نئے ارینجمنٹ نے ان پر برکتوں کے مزید دروازے کھول دیے۔ ان کی ترقی اور منافع دونوں کے پہیے تیز ہو گئے اور یہ تمام ملکی برانڈز کو پیچھے چھوڑتے چلے گئے۔ جے ڈاٹ ملک کا سب سے بڑا برانڈ بن گیا۔ پاکستان میں اس وقت اس کے 65 آؤٹ لیٹس ہیں۔ ملک سے باہر آٹھ بڑے شوروم ہیں جب کہ جے ڈاٹ نے عالمی سطح پر دس فرنچائز بھی دے رکھی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ پارٹنر شپ نے جنید جمشید اور سہیل خان دونوں کی زندگی بدل دی‘ جنید جمشید اس کاروبار میں 25 فیصد کے شیئر ہولڈر تھے۔ یہ 25 فیصد بھی بہت بڑی تھی۔ یہ رقم جنید جمشید کی ضرورت سے زیادہ تھی۔ چنانچہ انھوں نے اس رقم کا بھی بڑا حصہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا شروع کر دیا۔ مساجد بنائیں، مدارس کو فنڈ کیا، بیواؤں اور یتیموں کو سپورٹ کیا اور وہ طالب علموں کو وظیفے بھی دینے لگے۔ وہ جوں جوں اللہ تعالیٰ کی پارٹنر شپ میں اضافہ کرتے چلے گئے، اللہ تعالیٰ اُن پر اپنے کرم کے دروازے کھولتا چلا گیا یہاں تک کہ مولوی جنید جمشید، راک اسٹار جنید جمشید سے زیادہ مقبول ہوگیا۔ وہ گانا گاتے تھے تو وہ مشہور تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے راستے پر چل پڑے تو وہ باعزت شخصیت بن گئے۔ وہ گلوکار

تھے تو لوگ ان سے آٹو گراف لیتے تھے۔ وہ مولوی بنے تو لوگ ان کے ہاتھ چومنے لگے۔ وہ اسٹار تھے تو وہ پیسے کے پیچھے بھاگتے تھے، وہ اللہ والے ہوئے تو پیسہ اُن کے تعاقب میں دوڑ پڑا۔ سہیل خان کی دنیا بھی بدل گئی۔ یہ اللہ تعالیٰ کو پارٹنر بنا کر مٹی کے جس ڈھیر کو ہاتھ لگاتے ہیں، وہ سونا بن جاتا ہے اور یہ جس پروجیکٹ میں اللہ تعالیٰ کو شامل نہیں کرتے، وہ منصوبہ کثیر سرمایہ کاری اور ماہر ترین ٹیم کے باوجود بیٹھ جاتا ہے۔

یہ تجربہ حیران کن تھا۔ چنانچہ سہیل خان نے اپنے ہر کاروبار میں اللہ تعالیٰ کو پارٹنر بنالیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے بعض بزنس میں دوسرا پارٹنر ہے اور بعض میں تیسرا۔ چنانچہ ان کے تمام کاروبار دن رات دوڑ رہے ہیں۔ پارٹنر شپ کا یہ فارمولا سہیل خان کی زندگی کا اتنا بڑا حصہ ہے کہ انھوں نے گھر میں چندے کا ایک باکس رکھا ہوا ہے۔ خاندان کا جو بھی فرد گھر سے باہر جاتا ہے وہ اس باکس میں کچھ نہ کچھ ڈال دیتا ہے اور یہ باکس بعد ازاں ضرورت مندوں کی جھولی میں خالی کر دیا جاتا ہے۔ یہ باکس اب سہیل خان کے خاندان کا حصہ بن چکا ہے۔

مجھے جنید جمشید کی مقبولیت کے پیچھے ان کی قربانی دکھائی دی اور خوش حالی کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی پارٹنر شپ۔ جنید جمشید نے اللہ تعالیٰ کیلئے شہرت کو ٹھوکر ماری تھی، اللہ تعالیٰ نے انھیں دنیا اور آخرت دونوں میں عزت سے نواز دیا۔ جنید جمشید نے اپنے کاروبار میں اللہ تعالیٰ کو پارٹنر بنالیا تھا، اللہ تعالیٰ نے انھیں مال و دولت سے رنگ دیا۔ یہ ملک کے خوش حال ترین لوگوں میں شمار ہونے لگے۔ کاش، جنید جمشید کی زندگی اور موت ہماری آنکھیں کھول دے۔

کاش، ہم جنید جمشید کی طرح اللہ تعالیٰ کیلئے شہرت بھی قربان کر دیں اور اللہ تعالیٰ کو اپنا پارٹنر بھی بنالیں اور اللہ تعالیٰ جواب میں ہماری زندگیاں بھی بدل دے۔ مجھے یقین ہے، ہم

نے جس دن یہ کیا، ہم اس دن خوش حال بھی ہو جائیں گے اور باعزت بھی۔ کیوں؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی غیرت کبھی یہ گوارہ نہیں کرتی دنیا کا کوئی شخص اس کے نام پر شہرت قربان کرے اور یہ اسے بدلے میں عزت نہ دے اور کوئی شخص اسے اپنا بزنس پارٹنر بنائے اور اسے اس کے بعد کاروبار میں نقصان ہو جائے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کائنات کا سب سے بڑا غیرت مند پارٹنر ہے۔ یہ اپنے پارٹنر کو کبھی نقصان نہیں ہونے دیتا۔ (بہ شکریہ روزنامہ ایکسپریس)

خوش حال خاندان

محبت... عمل کا نام ہے

اسٹیفن آر کوی

ایک سیمینار میں جہاں میں پرو ایکٹیویٹی (Proactivity) کے موضوع پر تقریر کر رہا تھا، ایک صاحب میرے پاس آئے اور کہا: ”اسٹیفن! آپ جو کچھ کہہ رہے ہیں، مجھے بہت اچھا لگ رہا ہے، لیکن ہر صورتِ حال مختلف ہوتی ہے۔ اب ذرا میری ازدواجی زندگی ہی کو لیجیے، میں بہت پریشان ہوں۔ میرے اور میری بیوی کے احساسات (جذبات) ایک دوسرے کے لیے ایک جیسے نہیں ہیں۔ میرا خیال ہے، مجھے اب اپنی بیوی سے محبت نہیں رہی، اور نہ میری بیوی کو مجھ سے محبت رہی ہے۔ میں کیا کروں؟“

”یہ احساسات کیا مُردہ ہو چکے ہیں؟“ میں نے دریافت کیا۔

”بالکل صحیح،“ ان صاحب نے دوبارہ تصدیق کی۔ ”ہمارے تین بچے ہیں، بس ان کے لیے ہم پریشان ہیں۔ آپ کی کیا رائے ہے؟“

”اپنی بیوی سے محبت کیجیے۔“ میں نے جواب دیا۔

”میں نے بتایا کہ اب ایسا کوئی جذبہ مجھ میں موجود نہیں ہے۔“

”تو پھر اپنی بیوی سے محبت کیجیے۔“

”آپ سمجھے نہیں۔ بیوی سے محبت کا کوئی جذبہ مجھ میں موجود نہیں ہے۔“

”تو پھر آپ اپنی بیوی سے محبت کیجیے۔ اگر آپ اپنے دل میں اپنی بیوی کے لیے ایسا

کوئی جذبہ نہیں رکھتے تو پھر تو اور بھی ضروری ہے کہ آپ اپنی بیوی سے محبت کریں۔‘‘

’’لیکن جب محبت کا جذبہ موجود ہی نہیں تو کیسے محبت کی جا سکتی ہے؟‘‘

’’میرے دوست! محبت ایک فعل ہے۔ محبت ایک عمل کا نام ہے۔ محبت کا جذبہ۔۔۔ اس فعل، محبت کا پھل ہے۔ لہٰذا اس سے محبت کیجیے۔ اس کے لیے قربانی دیجیے۔ اس کی بات کو سنئے۔ اس سے ہمدردی کیجیے۔ اس کی تعریف کیجیے۔ کیا آپ ایسا کر سکتے ہیں؟‘‘

ہالی وُوڈ کا ظالم

ہالی وُوڈ (امریکی فلمی صنعت) نے ہمیں اس سوچ پر لگا دیا ہے کہ محبت ایک جذبہ (Feeling) ہے۔ رشتے ناتے قابل تبدیل (Disposable) ہیں۔ شادی اور خاندان عام معاہدے اور آسانی کے معاملات ہیں، نہ کہ بھروسے اور عظمت کے معاملات۔

لیکن یہ پیغامات (جو ہم ہالی ووڈ کی فلمیں دیکھ کر حاصل کرتے ہیں) حقیقت کی انتہائی مسخ شکل پیش کرتے ہیں اور ہمیں اپنے درست راستے سے بھٹکا دیتے ہیں۔

ذرا اپنے ارد گرد نظر دوڑائیے۔۔۔ یہ آپ کا اپنا خاندان بھی ہو سکتا ہے۔ کوئی فرد جو علاحدگی (طلاق، خلع یا کوئی بھی ایسی صورت جس میں میاں بیوی دونوں نے ایک دوسرے کو چھوڑ دیا ہو) سے متاثر ہوا ہو۔۔۔ ایک بچہ، والد یا والدہ، یا کوئی اور رشتے دار۔۔۔ آپ کو بتائے گا کہ وہ کس قدر شدید کرب اور خوف میں ہے۔ اس کے ساتھ اور بہت سے نہ ختم ہونے والے اثرات ہیں جو عام طور پر ہالی ووڈ نہیں بتاتا۔ جو چیز مختصر تناظر میں بہت آسان دکھائی دیتی ہے، طویل تناظر میں کہیں زیادہ تکلیف دہ اور مشکل ہوتی ہے۔۔۔ خاص کر جب بچے بھی ہوں تو معاملہ اور بھی نازک ہو جاتا ہے۔

محبت کی خواہش، محبت نہیں

ایم اسکاٹ پیک نے کہا: ”محبت کی خواہش بہ ذاتِ خود محبت نہیں ہے۔ محبت، ایک خواہش کے عمل کا نام ہے۔ خواہش میں ’خود انتخابی‘ کی گنجائش موجود ہے۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمیں محبت کرنی نہ پڑے، بلکہ ہم محبت کرنے کو منتخب کریں۔ ہم خواہ کتنا ہی سمجھتے ہوں کہ ہم محبت کر رہے ہیں لیکن محبت نہ کریں تو درحقیقت ہم محبت نہیں کر رہے ہوں گے، کیوں کہ ہم نے محبت نہ کرنے کا انتخاب کیا ہے۔ لہٰذا اپنی خلوصِ نیت کے باوجود ہم محبت نہیں کرتے۔“

میرا ایک دوست ہے جو روزانہ باعملی (پروایکٹو) اقدام کے طور پر تحفوں کا استعمال کرتا ہے۔ جب وہ کام سے گھر آتا ہے تو اپنی کار میں کچھ دیر بیٹھا رہتا ہے۔ سکون کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنی زندگی کو کچھ دیر کے لیے ساکت کر دیتا ہے۔ وہ صورتِ حال کو دیکھتا ہے۔ وہ اپنے اہل خانہ کے بارے میں سوچتا ہے کہ وہ مکان کی دیوار کے پیچھے کن کاموں میں مصروف ہیں۔ وہ غور کرتا ہے کہ جب وہ اندر جائے گا تو ان لوگوں کے لیے کس قسم کا ماحول پیدا کرنے کی ضرورت ہے جو اُن کے لیے مددگار ہو اور جو ماحول اس کے اہل خانہ چاہتے ہیں۔ وہ اپنے آپ سے کہتا ہے، ”میرا خاندان میری زندگی کا سب سے لطف انگیز، سب سے خوش گوار، سب سے اہم حصہ ہے۔ میں اپنے گھر میں داخل ہونے اور اپنے گھر والوں تک اپنی محبت پہنچانے جا رہا ہوں۔“

جب وہ گھر کے اندر داخل ہوتا ہے تو مکان کے اندر خامیاں نکالنے یا تنقید کرنے یا اپنے آرام و سکون کی ضرورت پوری کرنے کی بجائے وہ چلاتا ہے، ”میں گھر آ گیا ہوں، آؤ مجھ سے گلے ملو، مجھے خوش آمدید کہو۔“ پھر وہ پورے گھر میں پھرتا ہے، گھر کے ہر فرد سے ملتا

ہے، بیوی کو بوسہ دیتا ہے، بچوں کے ساتھ فرش پر بیٹھ جاتا ہے اور وہ سب کچھ کرتا ہے جو گھر کے ماحول کو خوش گوار بنانے کے لیے اسے کرنا پڑے۔۔۔ چاہے یہ کام گھر کا کوڑا اٹھانا ہو یا بچوں کی باتیں دیر تک کان لگائے سننا ہو۔ یہ کام کرتے ہوئے وہ اپنی دفتری تھکن، اپنی کاروباری پریشانیوں اور مسائل کو آڑے آنے نہیں دیتا یا اس پر مایوس نہیں ہوتا کہ گھر پر ایسا کرنے سے اسے کیا ملے گا۔ چنانچہ اپنے گھر کے ماحول کے لیے وہ ایک باشعور، مثبت تخلیقی قوت بن گیا ہے۔

اس شخص کے بارے میں سوچیے کہ اس نے کیسے یہ کردار منتخب کیا اور اپنے خاندان پر کیسے اثر انداز ہوا ہے۔ ان تعلقات کے بارے میں سوچئے جو یہ شخص پروان چڑھا رہا ہے اور جن کے اثرات اس کے اہل خانہ کے ہر پہلو پر ہوں گے اور آنے والی نسلوں میں جاری رہیں گے۔

ایک کامیاب شادی اور ایک کامیاب خاندان کے لیے محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔ شادی یا خاندان کی کامیابی، کوئی حادثہ نہیں۔۔۔ یہ جستجو کا معاملہ ہے۔ اس کے لیے محنت اور قربانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے لیے یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ۔۔۔ اچھا ہو یا برا، بیماری ہو یا صحت، آپ جب تک زندہ ہیں۔۔۔ محبت ایک عمل کا نام ہے۔

کامیاب کیریر

ویڈیو ایڈیٹنگ میں کیریر کے ذرائع

عمران شہزاد

عمران شہزاد کا نام گرافک ڈیزائننگ، ویڈیو ایڈیٹنگ اور پوسٹ پروڈکشن کے میدان میں اپنی پہچان ہے۔ آپ اس شعبے میں گزشتہ پندرہ سال سے کام کر رہے ہیں اور اس دوران مختلف تعلیمی اور تربیتی اداروں میں بہ طور استاد وابستہ رہے ہیں۔ ایڈوبی فوٹوشاپ، پریمیر، آفٹر ایفکٹس، کورل ڈرا، ٹوٹل ویڈیو کنورٹر، لوگو ٹریننگ، وائٹ بورڈ اینی میشن، آنلائن فوٹو ایڈیٹنگ اور دیگر عنوانات اور سافٹ ویرز کے بارے میں آپ کی متعدد عملی اور ماہرانہ تحریریں مختلف معروف اخبارات و جرائد میں شائع ہو چکی ہیں۔ ان تحریروں کو مواد کے اعتبار سے قارئین نے بے حد سراہا اور استفادہ کیا ہے۔

جناب عمران شہزاد کے دو انتہائی مفید اور پیشہ ورانہ کورسز ''ویڈیو ایڈیٹنگ'' اور ''لوگو ڈیزائننگ اینڈ کارٹون السٹریشن'' ہیں۔ کامیابی ڈائجسٹ کے قارئین ان سے بہ راہِ راست آنلائن بھی یہ کورس سیکھ سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں اِن کے فون نمبر 0334-5562974 پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

درست کیریر کا انتخاب آسان کام نہیں ہے۔ خاص کر آج کی تیز رفتار دنیا میں کہ جہاں ٹکنالوجی تیزی سے تبدیل ہورہی ہے، وہاں کیریرز بھی متاثر ہورہے ہیں اور نوجوانوں کیلئے درست کیریر کا انتخاب کارِ دارد ہو چلا ہے۔ عموماً تعلیم کے ساتھ پیسہ کمانے کا بوجھ بھی ہوتا ہے اور خود اکثر نوجوانوں کو اس بارے میں زیادہ معلومات نہیں ہوتیں کہ وہ کیا کریں اور کیا نہ کریں۔ کیوں کہ انھیں اسکول اور کالج میں جو کچھ پڑھایا جاتا ہے، وہ عملی اور پیشہ ورانہ زندگی کی ضروریات سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ اس لیے اکثر جب وہ یا اُن کے والدین ان کے کیریر کے بارے میں فیصلہ کرتے ہیں تو نہ اُن کی دلچسپیوں کو ملحوظِ خاطر رکھا جاتا ہے اور نہ صلاحیتوں پر توجہ کی جاتی ہے۔

آج کا دور کمپیوٹر کا دور ہے۔ زندگی کا کوئی شعبہ کمپیوٹر کے بغیر ادھورا ہے، بلکہ کوئی بھی کام کمپیوٹر کے بغیر ہونا ممکن نہیں رہا۔ اس لیے ہر فرد کو بالواسطہ یا بلاواسطہ کمپیوٹر سے واسطہ تو پڑتا ہی ہے۔ کمپیوٹر کی بہت سی فیلڈز ہیں اور کوئی ایک فرد تمام فیلڈز میں مکمل عبور حاصل نہیں کرسکتا۔ کمپیوٹر کیریرز میں سے ایک فیلڈ کمپیوٹر گرافکس کی ہے۔ اس مضمون میں ہم آپ کو کمپیوٹر گرافکس کی چند مشہور اور آج کل بے تحاشا استعمال ہونے والی کچھ فیلڈز کے بارے میں معلومات فراہم کریں گے تاکہ آپ اپنی ذاتی دلچسپی اور تخلیقی صلاحیتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے کسی مناسب فیلڈ کا انتخاب کرسکیں۔

لوگو ڈیزائننگ (Logo Designing)

لوگو کو عرفِ عام میں ”مونو گرام“ بھی کہا جاتا ہے۔ لوگو کسی بھی انسٹیٹیوٹ، کالج، اسکول، یونیورسٹی، بینک، کمپنی، غرض ہر ادارے کی پہچان ہوتا ہے۔ لوگو ہر ادارے کا منفرد اور مختلف ہوتا ہے۔ اسی لیے، ہر ایک اچھے سے اچھا اور منفرد لوگو ڈیزائن کرانا چاہتا ہے۔

آج کل پوری دنیا میں تعلیمی ادارے ہوں یا تجارتی و رفاہی ادارے، سب اپنے آغاز کے موقع پر سب سے پہلے اپنے لوگو کی ڈیزائننگ پر توجہ دیتے ہیں اور اس کی تیاری میں بے تحاشا پیسہ خرچ کیا جاتا ہے۔

لوگو ڈیزائننگ کی اہمیت کی وجہ سے اس فیلڈ کی اہمیت بھی بڑھ گئی ہے اور افراد اور ادارے جو لوگو ڈیزائن کرتے ہیں، وہ اس کا خاصا معاوضہ لیتے ہیں۔ ایک اچھا اور ماہر لوگو ڈیزائنر بننے کیلئے آج کل ایڈوبی السٹریٹر اور کورل ڈرا وغیرہ پر عبور حاصل ہونا ضروری ہے۔

ویڈیو ایڈیٹنگ (Video Editing)

ایک زمانہ تھا کہ جب کبھی کبھار ہی ویڈیو بنانے کا اہتمام کیا جاتا تھا اور جس تقریب میں ویڈیو بنائی جاتی تھی، وہ بہت ہی خاص تقریب شمار کی جاتی تھی۔ اس مقصد کیلئے باقاعدہ بہت ہی تجربہ کار اور ماہر لوگوں کو بلایا جاتا تھا جو ویڈیو بناتے تھے۔ یہ لوگ چونکہ معاشرے میں بہت ہی کم تھے، اس لیے ان کا معاوضہ بھی بہت ہوا کرتا تھا اور نخرے بھی بہت زیادہ تھے۔ تاہم، اب تو ویڈیو کیمرا ہر موبائل میں موجود ہے اور ہر ہاتھ میں موبائل فون ہے۔ لیکن، اس کا مطلب یہ نہیں کہ ویڈیو بنانے والوں کی اہمیت اور معاوضہ کم ہوگیا ہے، بلکہ اب اس کی ضرورت اور مقبولیت پہلے سے کہیں بڑھ گئی ہے۔ موبائل میں کیمرا ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ پیشہ ور ویڈیو گرافر کی اہمیت نہیں رہی، بلکہ اب تو ایسے لوگوں کی مانگ مزید بڑھ گئی ہے، کیوں کہ یہ لوگ عام افراد کے مقابلے میں کہیں زیادہ معیاری ویڈیوز بناتے ہیں۔ یہ لوگ دیڈیو کی باریکیوں کو جانتے ہیں جن سے عام آدمی ناواقف ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اگرچہ موبائل فون کے کیمرے سے ایک بٹن دبا کر ویڈیو سبھی بنا لیتے ہیں، مگر اسے اپنی ضرورت اور پسند کے مطابق ایڈٹ کرنا بہت کم لوگ جانتے ہیں۔ گو کہ گوگل پلے

اسٹور پر بہت سی ایپس ویڈیو ایڈیٹنگ کی موجود ہیں، جن سے گزارا کرلیا جاتا ہے، لیکن یہ تمام ایپس بھرپور اور معیاری ویڈیو ایڈیٹنگ کا متبادل نہیں ہیں اور نہ کبھی ہوسکتی ہیں۔ بلکہ یہ ایپس تو بچوں کا کھلونا ہیں جو جی کے بہلاوے سے زیادہ کچھ نہیں۔

اسی طرحِ ہم جو کچھ بھی ٹیوی پر دیکھتے ہیں (خواہ وہ کوئی گانا، ڈراما، کمرشل ہو یا پھر کوئی بہ راہِ راست کرکٹ میچ یا کنسرٹ) وہ کسی پیشہ ورانہ ایڈیٹنگ سافٹ ویر کے بغیر آن ائیر ممکن نہیں ہوتا۔ یعنی ہر پروگرام کا ایڈٹ کرنا ضروری ہے۔ اسی وجہ سے پروفیشنل کام کے ساتھ ساتھ عام زندگی میں بھی ویڈیو ایڈیٹنگ کی اہمیت بہت زیادہ بڑھ چکی ہے۔

ایک اچھی اور معیاری ویڈیو ایڈیٹنگ کیلئے دنیا بھر میں اور پاکستان میں بھی، ایڈوبی پریمیر اور فائنل کٹ پرو کا استعمال کیا جاتا ہے۔

ٹوڈی اور تھری ڈی اینیمشن (2D / 3D Animation)

شاید ہی کوئی شخص ہوگا جو اینی میشن کے لفظ سے ناواقف ہو یا جس نے کبھی اینیمیشن دیکھی ہی نہ ہو۔ اینیمیشن کئی فریموں یعنی تصویروں کا ایک سلسلہ ہوتا ہے۔ اینیمیشن ٹوڈی بھی ہوسکتی ہے اور تھری ڈی بھی۔ ٹوڈی اینیمیشن سے مراد ہے دو جہتی تصویریں اور تھری ڈی اینیمیشن سہ جہتی تصویر ہے۔ کارٹون بھی اینیمیشن کی ایک مشہور قسم ہے۔ آج کل ٹوڈی اور تھری ڈی اینیمیشن کا بہ کثرت استعمال ٹیوی اور سوشل میڈیا پر کیا جارہا ہے، خاص اشتہارات میں اس کا استعمال اشتہار میں دلچسپی پیدا کردیتا ہے۔

سوشل میڈیا مارکیٹنگ (Social Media Marketing)

سوشل میڈیا کے بغیر زندگی کا تصور ہی آج محال ہے۔ شاید ہی کوئی شخص ہوگا جو کسی نہ

کسی صورت کمپیوٹر اور پھر انٹرنیٹ سے وابستہ نہ ہو۔ ایسے لوگوں کی تعداد بہت کم ہے جو سوشل میڈیا تک رسائی نہ رکھتے ہوں۔ سوشل میڈیا نے ایک عام فرد کی زندگی اور پیشہ ورانہ زندگی کو یکسر بدل کر رکھ دیا ہے۔ ہر فرد کم و بیش سوشل میڈیا کی کسی نہ کسی سائٹ کا استعمال کرتا ہی ہے۔ چنانچہ آج ہر کمپنی یہ چاہتی ہے کہ اس کی مصنوعہ یا خدمت سوشل میڈیا پر ضرور نمایاں ہو، کیوں کہ یہاں ہر فرد موجود ہے اور سوشل میڈیا کے ذریعے لوگوں تک اپنا پیغام پہنچانا روایتی تشہیر کے مقابلے میں کہیں زیادہ آسان اور کم خرچ ہے۔ اس وجہ سے سوشل میڈیا مارکیٹنگ کا رواج بھی زور پکڑ چکا ہے۔ اس کیلئے فیسبک، وٹسیپ، گوگل پلس وغیرہ کا سہارا لیا جاتا ہے۔

اگر آپ سوشل میڈیا مارکیٹنگ کے ماہر بننا چاہتے ہیں یا سوشل میڈیا پر کمانا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ آپ کے پاس ایس ای او کی مہارت ہو یا مذکورہ بالا ڈیزائننگ سافٹ ویرز پر عبور ہو۔ اس حوالے سے مزید ماہرانہ اور پیشہ ورانہ رہ نمائی کیلئے آپ صاحب تحریر سے اُن کے موبائل نمبر پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

ہم عموماً کامیابی کیلئے جو کچھ اہم سمجھتے ہیں، وہ ہماری توقعات سے کہیں چھوٹی چیزیں ہوتی ہیں

کامیابی کیسے؟

دولت مند لوگوں کی زندگی میں روزانہ کے دس کام...

لیوس ہوز

کیا آپ دولت حاصل نہیں کرنا چاہتے؟ یقینا، چاہتے ہیں۔ اس کیلئے آپ اپنے ارد گرد موجود امیر لوگوں کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے بھی ہوں گے۔ کاش، میرے پاس بھی اتنی دولت آجائے۔ تاہم، دولت مند ہونا کوئی حادثہ نہیں ہوتا۔ اگر آپ دولت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو یہ دیکھنا اور جاننا ہوگا کہ دولت مند لوگ کیا کرتے ہیں جو انھیں دولت مند بناتا ہے۔

تیز رفتار ترین ٹکنالوجی کے دور میں ہمیں کامیابی کے بارے میں بہت سی معلومات اپنی انگلیوں پر مل جاتی ہیں جو ہمیں دولت مند تو نہیں بناتیں، مگر ہمیں مزید بوجھل ضرور کر دیتی ہیں۔ کیوں کہ یہ معلومات بہت ہی پیچیدہ ہوتی ہیں۔ ہم اس مخمصے میں بھی پھنسے رہتے ہیں کہ ہمیں دولت بنانے کا درست اور تیز رفتار طریقہ مل جائے تاکہ ہم جلد از جلد امیر ہو جائیں۔ انٹرنیٹ کے آنے کے بعد ہمارے سامنے ایسے بہت سے آن لائن اشتہارات، ٹیوٹوریل اور کورسز آتے ہیں جو ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ اگر ہم اُن کا مخصوص کرلیں یا ان کا پروگرام خرید لیں تو گھر بیٹھے پیسہ کمانے کے قابل ہو جائیں گے۔

لیکن، کیا واقعی یہ سب چیزیں ہمیں وہ دیتی ہیں جو ہم چاہتے ہیں؟ کیا معاملہ اس سے کہیں

پیچیدہ نہیں جتنا کہ دکھایا جاتا ہے؟ اگر کامیابی کا حصول اس سے بھی سادہ ہو تو کیسا رہے گا؟

یہ سوالات ڈین گریزیوسی نے اپنے ناظرین سے کیے جو گزشتہ سترہ برس سے ٹیوی پر روزانہ اپنا ایک پروگرام چلاتا ہے اور رئیل اسٹیٹ کی تربیت کے اس کے انفومرشلز بہت مقبول ہیں۔ وہ نیو یارک ٹائمز بیسٹ سیلنگ کتابوں کا لکھاری بھی ہے۔ رئیل اسٹیٹ بزنس کا ٹریبز ہے اور امریکا کے بہترین افراد کا بہترین دوست بھی ہے۔ ڈین گریزیوسی کا شمار اس وقت اگرچہ امریکا کے امیر ترین لوگوں میں ہوتا ہے، لیکن وہ ایسا ہمیشہ سے نہیں تھا۔

اس کے گھر میں ہمیشہ معاشی مسائل کا رونا رہتا تھا۔ ڈین گریزیوسی اس بارے میں اکثر سوچا کرتا تھا کہ وہ کیسے اپنے حالات کو بہتر کر سکتا ہے۔ وہ درست انتخاب کی ایک بڑی مثال ہے۔ ہم دونوں کی دوستی کا آغاز برسوں پہلے ہوا تھا۔ اس سے کئی ملاقاتوں کے بعد مجھے یہ پتا چلا کہ اس کا سوچ کیا ہے اور اس نے جو کچھ تخلیق کیا، کیسے تخلیق کیا۔

اس موضوع کو ہم نے دولت مندوں کی عادات کے طور پر اختیار کیا اور اس دوران اس نے مجھے کئی ایسے واقعات بتائے جنھوں نے مجھے رلا دیا۔ اس کی گفتگو سے جو نکتہ مجھ پر واضح ہوا، وہ یہ ہے کہ ہم عموماً کامیابی کیلئے جو کچھ اہم سمجھتے ہیں، وہ ہماری توقعات سے کہیں چھوٹی چیزیں ہوتی ہیں۔ گریزیوسی سے گفتگو کے بعد اس کی زندگی کی روشنی میں جو دس عوامل میں نے کامیابی اور امیری کیلئے ضروری پائے، وہ یہاں بیان کرتا ہوں۔

دس آسان عوامل جن کی مدد سے آپ کامیاب اور امیر بن سکتے ہیں

پہلا عامل خود سے مخلص ہونا ہے۔ آپ کو آئینے میں جو شخص نظر آتا ہے، کیا آپ اس سے خوش ہیں؟ یہ وہی فرد ہے جس سے آپ روزانہ دن میں کئی مرتبہ ملتے ہیں۔ آپ جیسا بننا چاہتے ہیں، کیا آپ ویسوں کے ساتھ شریک رہتے ہیں؟ آپ جیسے انسان بننا چاہتے ہیں،

اس سے ہم آہنگ ہو جائیں گے تو آپ سمجھئے کہ آپ خود سے مخلص ہیں۔ خواہش کافی نہیں۔ اس پر عمل بھی ضروری ہے۔

دوسرا عامل اپنی صبح کا آغاز کامیاب لوگوں کی طرح کرنا ہے۔ ہم سب کی زندگی میں مسائل ہیں۔ یہ مسائل اور پریشانیاں اکثر معمولی اور چھوٹے ہوتے ہیں تو بعض اوقات بڑے۔ اگر آپ اپنے مسائل کو محدود کر سکتے ہیں تو آپ بہ آسانی ان کے حل پر فوکس کر سکتے اور آگے بڑھ سکتے ہیں۔ صبح کے معمولات آپ کے پورے دن پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ لہٰذا، اگر آپ نے اپنی صبح کے معمولات کو کامیاب لوگوں کی صبح کے معمولات جیسا کر لیا تو آپ کا پورا دن کامیاب گزرے گا۔ یوں، آپ کے ساتھ جو مسائل پیش آئیں گے، ان پر آپ کی توجہ کم ہوگی اور ان کے حل پر زیادہ رہے گی۔ آپ کم پریشان ہوں گے۔

تیسرا عامل اپنی موجودہ نعمتوں کی شکر گزاری ہے۔ شکر گزاری محض ایک زبانی عمل نہیں، زندگی کو بدل دینے والا بہت بڑا عامل ہے۔ صبح اٹھنے کے بعد ہر ہر لمحے کا فطری حسن دیکھئے۔ آپ کے گرد جو چیزیں موجود ہیں، ان کے وجود کا ادراک کیجیے۔ صبح سویرے جاگنے پر آنکھیں کھولیں تو سب سے پہلے اپنی سانس پر توجہ کیجیے کہ اللہ عزوجل نے موت سے دوبارہ زندگی بحال کی۔ اللہ کا شکر ہے۔ گریز یوسی کے بہ قول، زندگی کی چھوٹی اور بنیادی چیزوں پر شکر ادا کیجیے۔ بڑی چیزوں کی تلاش میں نہ رہیے۔

چوتھا عامل خود اپنے روزمرہ معمولات اور سرگرمیوں سے مربوط کیجیے، نہ کہ دن بھر جو مسائل اور رکاوٹیں پیش آ رہی ہیں، ان پر ردِعمل ظاہر کریں۔ مثال کے طور پر، اگر آپ کسی سے ملاقات کر رہے ہیں تو آنے والے وٹسیپ پیغام یا فون پر متوجہ نہ ہوں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ کی توجہ آپ کے اصل کاموں سے ہٹ جائے گی۔ آپ خود سے اور اپنے اہداف سے دور ہو جائیں گے۔

پانچواں عامل اپنی روح کو غذا فراہم کرنا ہے۔ اس کیلئے اچھی کتابیں پڑھئے۔ مراقبہ کیجیے۔ نماز اور دعا کا اہتمام کیجیے۔ وہ سب کام کیجیے جو آپ کی روح کو توانا کریں۔

چھٹا عامل جسم کو غذا دینا ہے۔ گریز یوسی کی تجویز ہے کہ سادہ پانی میں لیموں کا رس ڈال کر پیا جائے یا سبز یجاتی رس استعمال کیے جائیں تو بہتر ہوگا۔ یوں، آپ کے جسم کو غذا ملے گی اور وہ توانا ہوگا۔

ساتواں عامل جسمانی کسرت ہے۔ ورزش، ورزش، ورش۔ کون سی ورزش؟ جو بھی آپ کیلئے مناسب اور آپ کیلئے فائدہ رساں ہو۔

آٹھواں عامل ان چیزوں کی فہرست کی تیاری ہے جو آپ کو حاصل کرنے ہیں، نہ کہ آپ کو کرنا آپ کی مجبوری ہے۔ گریز یوسی جب چھوٹا تھا تو ایک آٹو شاپ میں کاروں پر پینٹ کیا کرتا تھا جو اسے بہت اچھا لگتا تھا۔ اور اب، اگرچہ کانفرنس کال اسے پسند نہیں مگر وہ خود کو یاد کراتا ہے کہ اسے جو کچھ حاصل کرنا ہے، اس کیلئے کانفرنس کال کرنا ضروری ہے، نہ کہ کاروں پر رنگ کرنا... مائنڈ سیٹ میں واضح تبدیلی کی علامت۔

نواں عامل حد سے زیادہ پُرجوش ہوں اور اپنے ''کیوں'' سے پُرعزم رہیں۔ آپ کا ''کیوں'' آپ کے سامنے بہت ہی واضح ہونا چاہیے۔ گریز یوسی اس کیلئے ایک مشق تجویز کرتا ہے۔ اس مشق نے گریز یوسی کی زندگی اور اس کا مقصد ہمیشہ ہمیشہ کیلئے بدل دیا۔ (یہ مشق سات سوالوں پر مشتمل ہے۔ آپ اسے ہماری ویب سائٹ کے درج ذیل لنک سے ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہیں: www.HappyPakistan.Club/Downloads)

دسواں عامل اپنے خیالات کو اشیا میں بدلیے، نہ کہ ان پر کڑھتے رہیں۔ اس کیلئے سب سے پہلے اپنے خیالات پر ہمیشہ متوجہ رہیں۔ اس ضمن میں، گریز یوسی کے بہ قول، دو کتابیں پڑھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ پہلی ہے The Untethered Soul اور دوسری

ہے The Power of Now۔

جب آپ مزید کیلئے محنت کر رہے ہوتے ہیں تو ذہن میں اکثر یہ بات آتی ہے کہ خود کو بہتر کرنے کیلئے ابھی ہزاروں چیزیں سیکھنے اور بدلنے کی ضرورت ہے۔ تب یہ خیال بھی آتا ہے کہ کیا یہ سب کرنے سے کوئی فائدہ ہوگا یا نہیں۔ لیکن، درج بالا دس عوامل وہ عادات ہیں جنھیں اپنی زندگی میں اختیار کر کے آپ کی زندگی کی ہر شے بدل سکتی ہے۔ کامیابی لوگوں کی سوچ سے زیادہ آسان ہے۔

جسمانی صحت

صرف تیرہ منٹ

آپ صرف تیرہ منٹ روزانہ جسمانی کسرت کیلئے نکال کر بھی اپنی صحت بحال رکھ سکتے اور چاق چوبند رہ سکتے ہیں!

ربیکا پیریڈز

ہم سب جسمانی صحت کیلئے ورزش کی افادیت سے واقف بھی ہیں اور تسلیم بھی کرتے ہیں۔ لیکن، روزانہ اس کیلئے وقت نکالنا اور پھر جیم جانا بڑا کارِدارد ہوتا ہے۔ لیکن، اگر آپ سے یہ کہا جائے کہ صرف تیرہ منٹ کی روزانہ ورزش سے آپ وہی فائدہ حاصل کر سکتے ہیں جو گھنٹوں کی ورزش سے حاصل کیا جاتا ہے تو کیا آپ میری بات کا یقین کریں گے؟ ایک نئی تحقیق یہ تجویز کرتی ہے کہ اگر آپ مختصر وقت کیلئے شدید ورزش کر لیتے ہیں تو آپ کو ورزش کے فائدے حاصل ہو سکتے ہیں۔

اس تحقیق کے مطابق، وزن برداری (ویٹ لفٹنگ) کی کسرت سے آپ کو سب سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے، کیوں کہ اس سے آپ کی جسمانی قوت بڑھتی ہے۔ شدید جسمانی کسرت سے آپ کے پورے جسم کی کارکردگی بڑھ سکتی ہے... اور اس کیلئے آپ کو بہت زیادہ وقت بھی دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

یہ مطالعہ لیہمین کالج سمیت مختلف انسٹیٹیوٹس میں کیا گیا اور اس سے پتا چلا کہ وزن برداری کے مختلف پروگراموں سے عضلاتی قوت، برداشت اور سائز میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس تحقیق میں چونتیس مردوں کو تین گروپوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ پہلے گروپ کے مردوں کو

ہلکے وزن کی ہر ورزش کا ایک سیٹ کرنا تھا۔ کل وقت تیرہ منٹ تھا۔ دوسرے گروپ کو نسبتاً زیادہ وزن اٹھانا تھا اور وہ بھی ہر ایک کو تین تین مرتبہ۔ تقریباً چالیس منٹ تک۔ تیسرے گروپ کے مردوں کو کہیں زیادہ وزن برداری کرنا تھی اور پانچ پانچ مرتبہ وزن اٹھانا تھا۔ ان کا کل دورانیہ ورزش کا ستر منٹ تھا۔

اگلے آٹھ ہفتے ہر مرد کو ہفتے میں تین دن اس طرح ورزش کرنی تھی۔ آٹھ ہفتے بعد معلوم ہوا کہ تمام شرکا کی عضلاتی برداشت میں اضافہ ہوا تھا۔ ساتھ ہی ان کے عضلات کی جسامت (سائز) بھی بڑھی تھی اور جنھوں نے زیادہ وزن اٹھایا تھا، ان کی عضلاتی نمو زیادہ تھی۔ تاہم، اس مطالعے کی سب سے اچھی خبر خاص کر مصروف لوگوں کیلیئے یہ ہے کہ جس گروپ کے مردوں نے سب سے کم ورزش کی تھی یعنی پہلے گروپ کے مرد، ان کی عضلاتی برداشت اور قوت دیگر گروپ کے مردوں کے برابر تھی۔

اس مطالعے کے سربراہ نے اپنی تحقیقی رپورٹ نیویارک ٹائمز میں شائع کی اور اس میں بتایا کہ اگر آپ ایک سیٹ بھی لفٹنگ کرتے ہیں تو آپ کو اتنی مختصر سی ورزش کے فوائد بھی خوب حاصل ہو سکتے ہیں۔ اس مطالعے میں، صرف صحت مند مرد ہی شامل کیے گئے۔ تاہم، محققین کا کہنا ہے کہ یہی فوائد خواتین کو بھی حاصل ہوں گے۔

اس تحقیق کے مطابق، آپ اس قسم کی ورزش کے دوران صحت مند اور محفوظ رہتے ہیں۔ وزن برداری کی مشق سے عضلات مضبوط ہوتے ہیں، چاہے آپ ایتھلیٹ ہوں یا گھر پر رہتے ہوں۔ وزن برداری سے استحالہ (میٹابولزم) کی رفتار بھی تیز ہوتی ہے۔ عضلات بڑھتے ہیں، گرنے پر ہڈی ٹوٹنے کے خدشات کم ہوتے ہیں، اور قوتِ مدافعت بڑھنے کی وجہ سے دیگر صحی خطرات سے بھی حفاظت رہتی ہے۔ بیماریاں کم گھیرتی ہیں۔

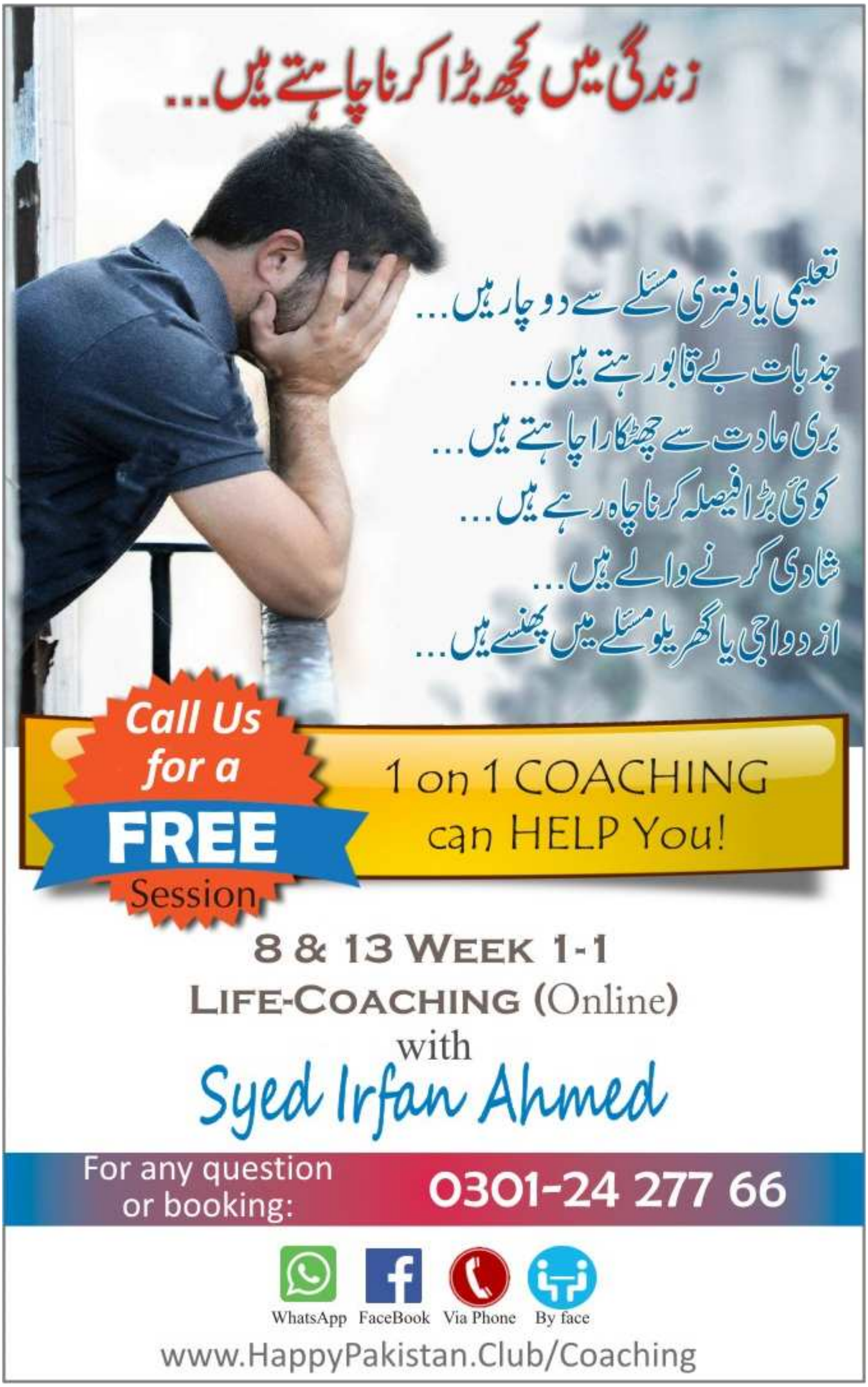

زندگی میں کچھ بڑا کرنا چاہتے ہیں...

تعلیمی یا دفتری مسئلے سے دو چار ہیں...
جذبات بے قابو رہتے ہیں...
بری عادت سے چھٹکارا چاہتے ہیں...
کوئی بڑا فیصلہ کرنا چاہ رہے ہیں...
شادی کرنے والے ہیں...
ازدواجی یا گھریلو مسئلے میں پھنسے ہیں...

Call Us for a FREE Session

1 on 1 COACHING can HELP You!

8 & 13 WEEK 1-1
LIFE-COACHING (Online)
with
Syed Irfan Ahmed

For any question or booking: 0301-24 277 66

WhatsApp FaceBook Via Phone By face

www.HappyPakistan.Club/Coaching